قیادت کی نااہلی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ ورنہ مسلم امت تو اب بھی قوت حوصلہ اور ہمت بلکہ برق وشرر سے بھرپور ہے اور ہر وقت اپنے جذبۂ قربانی اور جذبۂ ایمانی کا مظاہرہ کرنے کے لئے مضطرب اور بیتاب ہے۔ جہاد افغانستان جس کی عملی اور واقعاتی زندہ دلیل ہے۔ ماتم ہے تو نااہل اور رہزن قیادت کا اور تقریباً پورا عالم اسلام فقدانِ قیادت پر ماتم کناں ہے ؎

رہزن ہیں بنے ہوئے رہبر
کاروانوں میں شورِ ماتم ہے

ایسے حالات کے پیشِ نظر پوری دنیا میں اہلِ اسلام کی بیداری وحریت اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تکمیل کے لئے تمام دنیا کے مسلمانوں کو متحد کرنے کی مخلصانہ اور بھرپور کوششوں کی ضرورت ہے۔ اگر اہلِ اسلام کا اتحاد قائم ہو جاتا ہے تو نہ صرف دنیا کے نقشے پر سے اسرائیل کا وجود مٹ سکتا ہے بلکہ افغانستان، آذربائی جان اور کشمیر سے لیکر قبرص تک، تمام مسلم مسئلے خود بخود حل ہو جائیں گے۔ اور یہ اسلامی ممالک جو اپنے مسائل حل کرنے کے لئے کبھی امریکہ، کبھی روس، کبھی برطانیہ اور چین کی طرف دیکھنے پر مجبور ہیں ہر بیرونی احتیاج سے آزاد ہو جائیں گے ــــ پھر قدرت نے بھی دنیا کے نقشے پر عالم اسلام کو جغرافیائی اعتبار سے ایک لڑی میں پرو رکھا ہے دنیا کی اہم ترین اور انقلابی نتائج کی حامل شاہراہیں ان کے قبضہ میں ہیں کیسے کیسے قدرتی وسائل انہیں میسر ہیں۔ انسانی وسائل کے اعتبار سے بھی وہ کتنے مالا مال ہیں۔ کرۂ ارض کے بالکل بیچوں بیچ واقع ہونے کے سبب پوری دنیا کا دل ان کے ہاتھ میں ہے۔ اگر یہ قدرتی انعامات اتحاد وحدت اور تنظیم واعتماد کے ساتھ کام میں لائے جائیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ دنیا میں اپنا جائز مقام حاصل نہ کر سکیں۔

زوالِ مسلم کے اسباب، انسداد اور علاج

اس طویل گذارشات سے مقصد اس بات کی طرف توجہ دلانا ہے کہ اگر ہم واقعتہً اسلامی انقلاب، غلبۂ دین، شوکتِ اسلام کے طالب اور مصائب وآلام سے رہائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے سیاسی تعلقات ترجیحات، معاملات، انفرادی منصوبہ بندی، ملکی اور پورے عالمی ڈھانچے اور تمام سوجھ بوجھ پر نظر ثانی کرنی ہوگی۔ جو ہم نے تقریباً ڈیڑھ سو سال سے اختیار کیا ہوا ہے ــــ اسرائیل یہودیت اور امریکہ کے مسلسل ظالمانہ کردار، اسلام دشمنی کی منافقانہ روش اور بے رحم چرکوں کے بعد ہمیں ہوش میں آجانا چاہئے تھا لیکن قبلۂ اول چھن جانے اور اب امریکی قرارداد سے زیادہ کرب انگیز بات یہ ہے کہ ہم نے اب تک ان مسلسل حادثات سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ زندگی کا پہیہ بدستور اسی ڈھب پر گھوم رہا ہے۔ دین سے بے رخی، تقلیدِ مغرب کے ولولوں،

عیش و عشرت کی محفلوں، باہمی انتشار اور نا اتفاقیوں کا وہی عالم ہے —— لہٰذا ان حالات کے پیش نظر ہماری گذارش یہ ہے کہ امریکی قرار داد اور یہودی جارحیت کے خلاف احتجاج کے ساتھ اپنی بیمار ذہنیت کے خلاف بھی احتجاج کرنا چاہئے ۔ امریکی مذموم پالیسی اور اسرائیلی قبضے کے خلاف قرار دادیں منظور کرنے کے ساتھ ان قوتوں کے خلاف بھی قرار دادیں منظور کرنی چاہئیں جو اسرائیل کا ناپاک تخم بونے والوں نے ہمارے دل و دماغ اور ذہن میں جما یا ہے۔ کشمیر، فلسطین، افغانستان اور بیت المقدس کو اجنبی تسلط سے آزاد کرانے کے ساتھ اپنے افکار کو بھی ان اجنبی اثرات سے آزاد کرانا ہو گا جنہوں نے ہمیں اپنے دین، اپنے ایمان، صراط مستقیم اور نظام اسلام سے بھٹکا کر بے دینی نفس پرستی، عیش کوشی اور غفلت شعاری کی راہ پر ڈال دیا ہے جس کی وجہ سے ہم غیروں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن کر رہ گئے ہیں ۔

خلاصہ یہ کہ جب تک ہم مغربی نظام، افکار، تہذیب، تمدن، معاشرت اور ان کی اندھی تقلید کے زہریلے مادے کو اپنے عمل اور کردار سے ختم نہ کر دیں گے اس وقت تک ایک نہیں نہیں سینکڑوں سامراجی قرار دادیں اور اسرائیل جیسے ہزاروں ناسور اٹھتے رہیں گے =

(عبدالقیوم حقانی)

مؤتمر المصنفین کی علمی ادبی اور دلچسپ تاریخی پیش کش

جو پاکستان کے اہم دینی جرائد کے علاوہ عالم اسلام کے مرکز علمی دارالعلوم دیوبند کے ماہنامہ ترجمان "دارالعلوم" میں بالاقساط شائع ہوئی

ارباب علم و کمال اور پیشۂ رزق حلال

تصنیف۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

اپنے موضوع پر اردو زبان میں سب سے پہلی منفرد اور لاجواب شاہکار
موچیوں، کسانوں، چرواہوں، دستکاروں، صنعت کاروں، تاجروں، کاریگروں، پارچہ بافوں، دھوبیوں، قصابوں، روغن سازوں، حلوائیوں، صیقل گروں، ریشم سازوں، لوہاروں، بڑھیوں، کنگھی والوں اور مزدوروں کے طبقوں اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے علماء، فضلاء، محدثین، مفسرین، مشائخ اور ائمہ اسلام کا تذکرہ و تعارف

خوبصورت جلد بندی ۔ صفحات ۲۲۴ ۔ قیمت ۔/۴۵ روپے

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
پشاور (پاکستان)

مؤتمر المصنفین کی علمی و تحقیقی و عظیم تاریخی پیشکش

ایک نادر تحفہ —— ایک عظیم خوشخبری

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات

پیش لفظ —— جناب مولانا سمیع الحق مدیر الحق
تصنیف —— مولانا عبدالقیوم حقانی بنی مؤتمر المصنفین و استاد دارالعلوم حقانیہ

اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش جس میں سلیس دل چسپ اور عام فہم انداز میں تاریخ و تذکرہ، فقہ و قانون، اخلاص و للّٰہیت، عبادات و تقویٰ، سیاست و اجتہاد، اصلاح و انقلاب امت، تبلیغ و اشاعت دین، تعلیم و تدریس، غرض ہر جہت جامع اور نفع بخش ہے۔ واقعات و حکایات اور شریعت و طریقت کے دقیق مگر واضح اور حیات آفرین نکات کو عشق و محبت کی زبان میں بیان کر کے کتاب کو واقعۃً دلآویز، خوش نما اور حیرت انگیز بنا دیا گیا ہے۔ جو ایک وقیع مقدمہ اور سات ابواب پر مشتمل ہے۔
تقطیع متوسط کاغذ عمدہ کتابت و طباعت معیاری ٹائیٹل خوش رنگ
اور سنہری جلد بندی ۔ صفحات ۲۷۲ ۔ قیمت : ۔/۴۵ روپے

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور